(12)

مجلسِ شوریٰ کیلئے پختہ کار اور متقی نمائندے چُننے چاہئیں تا وہ صحیح مشورے دے سکیں

(فرمودہ 11/اپریل 1952ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اب جمعہ کے بعد ہماری مجلسِ شوریٰ کا اجلاس شروع ہوگا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں شوریٰ جماعت کے نمائندوں کی ایک مجلس ہے جس میں جماعتی معاملات ہی عموماً اور سالانہ میزانیہ پر بحث کی جاتی ہے اور مشورے لئے جاتے ہیں اور مشورے دیئے جاتے ہیں۔ مال دنیا میں آتے بھی ہیں اور خرچ بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں لوگ مشورے دیتے بھی ہیں اور مشورہ لینے والے مشورہ لیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کئی مشورہ لینے والے اور مشورہ دینے والے صحیح راہ سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ کئی روپے کو خود بخود خرچ کرنے والے اپنے خرچ میں زیادہ محتاط ہوتے ہیں۔ لیکن مشورہ لے کر کام کرنے والے یا مشورہ دینے والے بسا اوقات بے احتیاطیاں کر جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو دنیا کی ہر قوم میں پائی جاتی ہے۔ اور ہر زمانہ میں اِس کی مثال ملتی ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت کتنی ہی خوش شکل اور کتنے ہی اعلیٰ اصول پر بنی ہوئی مشین کیوں نہ ہو جب تک پُرزے اچھے نہ ہوں مشین کی بناوٹ اور اصول کام نہیں دے سکتے۔ ہمارے ملک میں ایک مشہور مثال ہے کہ ''سَو سیانے اِکّو مت'' یعنی اگر سَو عقل مند مشورہ دیں گے تو وہ ایک ہی بات کا مشورہ دیں گے۔ کیونکہ حقیقت ایک ہے

اور عقل مند حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔ پس چاہے ایک عقل مند ہو، دس عقل مند ہوں یا سو عقلمند ہوں وہ ایک ہی بات کریں گے۔ اور اس کے مقابلہ میں چاہے سو بیوقوف جمع ہو جائیں ان کی باتیں بیوقوفی پیدا کریں گی۔ تم دس کھوٹے پیسوں سے ایک کھرا پیسہ نہیں بنا سکتے۔ تم دس جھوٹ سے ایک سچ نہیں بنا سکتے۔ اِسی طرح جب تک کسی قوم کے افراد اپنے اندر صحیح تبدیلی پیدا نہ کریں، وہ اپنے اندر سچا تقویٰ پیدا نہ کریں، وہ اپنے اندر درمیانہ روش کی روح پیدا نہ کریں، وہ اپنے اندر سوچنے اور فکر کرنے کی روح پیدا نہ کریں یا وہ اپنے اندر عقل اور دانائی سے کام لینے کی روح پیدا نہ کریں اُس کے نمائندے بھی حقیقت، صحیح رستہ اور سچائی سے ایسے ہی دور ہونگے جیسے اُس جماعت کے افراد جس کا کوئی نمائندہ نہیں ہوتا۔

پس یہ جو ہم شوریٰ کرتے ہیں وہ اِس غرض کو تو پورا کرتی ہے کہ اگر جماعت کے افراد صحیح ہوں تو شوریٰ مفید ہوسکتی ہے۔ لیکن اِس غرض کو پورا نہیں کرتی کہ اس کے افراد ٹھیک ہوں۔ افراد کا ٹھیک ہونا ان کے اپنے ارادے اور کوشش کے صحیح ہونے پر مبنی ہے۔ یہ وہ کام ہے جو آپ لوگ کر سکتے ہیں کوئی نمائندہ نہیں کرسکتا۔ دل کی اصلاح کے لئے انسان کی اپنی جدوجہد کی ضرورت ہے، اس کی اپنی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر تم ٹھیک ہو جاؤ تو تمہاری شوریٰ اور مشورے بھی ٹھیک ہو جائیں اور پھر صحیح مشورے پورے بھی ہو جائیں۔ کیونکہ اگر تم صحیح ہو گے تو تم اپنے مشوروں کو پورا کرنے کی کوشش کرو گے۔ لیکن اگر افراد صحیح نہیں تو نمائندے چونکہ انہی میں سے ہوں گے اور وہ ٹھیک نہیں ہوں گے اس لئے جب نمائندہ عقل وخرد، تقویٰ اور میانہ روی سے عاری ہو تو اُس کا مشورہ بھی ٹھیک نہیں ہوگا۔ اور اگر اتفاقاً کوئی مشورہ ٹھیک ہو بھی تو اُس کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری اصلاح نہیں ہوگی تو تمہارا سارا وقت خراب ہوگا۔ اور اگر نمائندے غلط مشورہ دیں گے تو اُس پر عمل بھی نہیں ہوگا۔ یہ ساری کُنجی فرد کے ہاتھ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام انفرادیت پر خاص زور دیتا ہے۔ کیپٹل ازم اور کمیونزم میں جو ٹکراؤ ہے وہ اِس وجہ سے ہے کہ انفرادیت اور اجتماعیت میں توازن قائم نہیں رکھا جاتا۔ اسلام انفرادیت کو اس نقطہ نگاہ سے نہیں لیتا جس نقطہ نگاہ سے اسے کمیونزم لیتی ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ جو قوم انفرادیت کو مار دیتی ہے اُس میں ترقی کی روح باقی نہیں رہتی۔ اِس کی مثال ایسی ہی ہے کہ تم ایک پہیے کو دھکّا دیتے ہو تو وہ کچھ دُور تک چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک وقت تک ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص جب پہیے کو دھکّا دے گا

تو وہ سیدھا چل پڑے گا اور کچھ دور تک وہ چلتا جائے گا۔ کیونکہ پہیے میں یہ خاصیت ہے کہ وہ دھکّا دینے سے کچھ دور تک چلا جاتا ہے اور دیکھنے والا یہ خیال کرسکتا ہے کہ شاید اس میں رُوح ہے یا شاید اُس میں دماغ ہے۔ لیکن پچاس ساٹھ گز کے بعد وہ گر جائے گا۔ لیکن ایک انسان میلوں میل چلے گا اِس لئے کہ اُس میں دماغ ہے، ارادہ ہے۔ ایک پہیہ دھکّا دینے سے میلوں میل نہیں چلے گا بلکہ کچھ دور جا کر گر جائے گا۔ اس لئے کہ انسان میں انفرادیت پائی جاتی ہے لیکن پہیے میں انفرادیت نہیں پائی جاتی۔ ایک پُرزہ کو دھکّا دو تو تھوڑی دور جا کر اُس کی حرکت ختم ہوجاتی ہے۔ لیکن چلنے والا انسان پُرزہ نہیں وہ ایک مستقل وجود ہے، اس کی انفرادیت زندہ ہے، اُس کے اندر ارادہ اور مقصد پایا جاتا ہے اس لئے وہ اُس وقت تک چلتا جائے گا جب تک اُس کا مقصد پورا نہ ہو۔ مگر پہیہ ایسا نہیں کرے گا۔ اسلام انفرادیت کو ایک قیمتی وجود قرار دیتا ہے اور اس پر خاص زور دیتا ہے۔

پس تم اپنی شخصیت اور انفرادیت کو پختہ کرو۔ اگر تم اجتماعی روح کے ساتھ انفرادیت اور شخصیت کی روح کو اُجاگر کرو گے تو تم جن لوگوں کو اپنا نمائندہ چنو گے وہ پختہ کار اور متقی ہوں گے۔ اور اگر نمائندے پختہ کار اور متقی ہوں گے تو جو مشورہ وہ دیں گے وہ صحیح ہوگا۔ اور جو مشورہ وہ دیں گے وہ پورا بھی ہوگا۔ کیونکہ اگر تم پختہ کار اور متقی نمائندے چنو گے تو تم بھی پختہ کار اور سنجیدہ بنو گے اور ان کے مشورہ پر عمل کر کے دکھا دو گے۔ تم اِس چکر کو صحیح بناؤ تا تمہارا نام صحیح نتائج پیدا کرے اور وہ کام جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اسے جاری کیا ہے یا اُس نے اُسے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ ہو بھی جائے اور ہمارے ہاتھوں سے بھی ہوجائے۔'' (الفضل 23/اپریل 1952ء)